# بڈھے عاشقِ نامراد مرزا قادیانی کی

# محمدی بیگم سے شادی کی جھوٹی پیشگوئی

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم - Tahaffuz Khatm e Nubuwwat

## محمدی سے نکاح تقدیر مبرم ۔۔۔ جو کسی صورت ٹل نہیں سکتی۔ جھوٹا کون؟ مرزا یا اسکا خدا (یلاش)؟

مرزا لکھتا ہے نفس پیشگوئی یعنی محمدی کا اسکے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی اور الہام میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ اگر ٹل جائے تو اللہ کا کلام جھوٹا ثابت ہو جائے گا (نعوذباللہ)۔ پھر کہتا ہے کہ اللہ نے اسے بتایا ہے کہ " میں اس عورت کو نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا ۔۔۔ میں سب کو روکوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں گے۔ "(مجموعہ اشتہارات 2 ص 43)



وہ پہلے ہی سے مستوجب عذاب تھے جو گرچہ کچھ کر وہ بھی سخت دل اور دنیا پرست تھے اس لئے انہوں نے نہ مانا اور اسی طرح شوخی اور تمسخر کی اور دنیا کی بے اس رشتہ سے منکش
رہے مگر احمد بیگ کی وفات کے بعد ان کے دلوں پر سخت رعب طاری ہوا اور انہوں نے اس پیشگوئی کے خوف وغم کو کسی قدر اپنے دلوں پر غالب کر لیا اور اگرچہ سخت دل بہت تھے لیکن احمد بیگ کے مرنے نے ان کی کمر توڑ دی اور اسی وجہ سے ان کی طرف سے قصد اور پشیمانی کے خط بھی پہنچے اور جبکہ وہ اپنے دلوں میں بہت ڈرے اور سخت مرسال ہوئے پس ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے موافق کچھ عذاب کو کسی اور وقت پر ڈال دے مگر ان دنوں پر جبکہ وہ لوگ پھر اسی حالت پر آ گئے اور تکبر اور غفلت کی طرف کامل طور سے پھر کر لیں کیونکہ عذاب کی میعاد ایک تقدیر معلق ہوتی ہے جو خوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے جیسا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے۔ لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللہ۔ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔ سو ان دنوں کے بعد جب خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو دیکھے گا کہ سخت ہو گئے اور انہوں نے اس ڈھیل اور مہلت کا قدر نہ کیا جو چند روز تک ان کو دی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیشگوئی پوری کرنے کے لئے متوجہ ہوگا اور اسی طرح کرے گا جیسا کہ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ اب اس عظیم الشان پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ وہ کیا کیا کرے گا اور کون کون سی قہری قدرت دکھلائے گا اور کس کس شخص کو روک کی طرح سمجھ کر اس دنیا سے اٹھا دے گا۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو قریباً سات برس سے شائع ہو چکی ہے اور

## مرزے کے خدا (یلاش) کی یقین دہانی کے باوجود پیش گوئی پوری نہ ہو سکی۔ کیوں؟

اسکے بعد مرزا قادیانی سخت بیمار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اپنی پیشگوئی پہ شک ہوتا ہے کہ وہ معنے سمجھ نہیں سکا لیکن اسی حالت میں مرزے کا خدا ایلاش اسے بتاتا ہے کہ " یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ تو کیوں شک کرتا ہے؟ "

یعنی مرزے کے شک کے باوجود اسکا خدا اسے یقین دلاتا ہے کہ پیشگوئی کے معنے وہی ہیں جو تو سمجھا اور یہ بات سچ ہے۔

(رخ، ج3، ص306)

اسکے باوجود پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ آخر کیوں؟



(جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنے ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا **الحق من ربک فلا تکونن من الممترین** یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آ جاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدائے تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نو امید کر دیا تو نو امید مت ہو۔

(۵) سوال:۔ ابن مریم کے اُترنے کا ذکر جو احادیث میں موجود ہے کسی نے سلف اور خلف میں سے اس کی یہ تاویل نہیں کی کہ ابن مریم کے لفظ سے جو ظاہر طور پر حضرت عیسیٰ مسیح سمجھا جاتا ہے درحقیقت یہ مراد نہیں ہے بلکہ کوئی اس کا مثیل مراد ہے۔ ماسوا اس کے اس بات پر اجماع ہے کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کیا جائے اور بغیر قرائن قویہ کے باطن کی طرف نہیں پھیرنا چاہیئے۔

اقول الجواب۔ پس واضح ہو کہ سلف اور خلف کے لئے یہ ایک ایمانی امر تھا جو پیشگوئی کو اجمالی طور پر مان لیا جائے انہوں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم اس پیشگوئی کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور درحقیقت ابن مریم سے ابن مریم ہی مراد ہے۔ اگر اُن کی طرف سے ایسا دعویٰ ہوتا تو وہ دجّال کے فوت ہو جانے کے قائل نہ ہوتے اور نہ قرآن شریف کے

اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مؤاخذہ ہوگا کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ مُنہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اُس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ

بقیہ حاشیہ ﴿۱۷۹﴾

ہر ایک اُمت سے بذریعہ اُن کے نبی کے یہ عہد لیا گیا تھا کہ جب حضرت خاتم الانبیاءؐ پیدا ہوں تو اُن پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا اور پھر اس پر ایک اور دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت اسلام کے خط اس وقت کے عیسائی بادشاہوں کی طرف لکھے تھے یعنی قیصر اور مقوقس اور حبش کے بادشاہ کی طرف اس میں اَسْلِمْ تَسْلَم کا لفظ تھا۔ یعنی اسلام لا۔ اس سے تو سلامت رہے گا۔ حالانکہ بعض اُن عیسائی بادشاہوں میں سے موحد تھے۔ تثلیث کے قائل نہ تھے اور یہ ثابت شدہ امر ہے اور یہودی بھی تثلیث کے قائل نہ تھے پھر ان کو اسلام کی دعوت کیا معنے رکھتی تھی۔ وہ تو پہلے ہی اسلام میں داخل تھے۔ منه



﴿۱۷۹﴾

جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔

اور اتمام حجت کا علم محض خدا تعالیٰ کو ہے۔ ہاں عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ چونکہ لوگ

# نکاح سے انکار کی صورت میں دھمکی آمیز پیشگوئیاں

مزید مرزے نے پیشگوئی کی کہ

"نکاح سے انحراف کی صورت میں لڑکی کا انجام بہت برا ہوگا اور اگر کسی اور سے بیاہی گئی تو وہ شخص روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک مرجائے گا اور محمدی بیگم کا والد بھی تین سال تک فوت ہو جائے گا۔"

"بالآخر خدا محمدی بیگم کو اسی (مرزا قادیانی) کے نکاح میں لائے گا اور بے دینوں (محمدی بیگم کا خاندان) کو مسلمان بنادے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلادے گا۔"

"خدا اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔" (مجموعہ اشتہارات 1، ص 158)

کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ[1] سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی



پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ شیخ صاحب اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی حیلہ پیش نہیں جائے گی اور اگر کوئی نجومی یا رمال یا جفری اس عاجز کی طرح دعویٰ کر کے کوئی پیشگوئی دکھلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخباروں میں درج کرا دو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہیں کر سکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اس کی رگ جان قطع کی جاتی۔ پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کی جانے کے اللہ جلّ شانہٗ اس عاجز کو جو آپ کی نظر میں کافر مفتری دجال کذاب ہے دشمنوں کے مقابل پر یہ عزت دی کہ تائید دعویٰ میں پیشگوئی پوری کرے۔ کبھی دنیا میں یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اس کی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ

**جو شخص اپنے دعوے میں کاذب ہو اسکی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔**

**(رخ، ج5، ص 323)**

شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا۔

پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور اُن کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا* اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور

* یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں شائع ہو چکی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُجڑے ہوئے گھر سے وہ اُجڑا ہوا گھر مراد ہے۔ منہ

## مرزائیو! وہ اُجڑا ہوا گھر کہاں ہے جسے بھنگی موعود مرزا قادیانی نے آباد کرنا تھا؟

## یاد رہے رجوع کے بعد وہ گھر اُجڑ کر آباد ہونا تھا

"اگر احمد بیگ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو وہ تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روزِ نکاح سے اڑھائی برس کے عرصے تک فوت ہو جائے گا اور آخر وہ عورت (محمدی بیگم) اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہو گی۔

(مجموعہ اشتہارات 1، ص 102)

انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جلّ شانہٗ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اُس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

اور اگر اب بھی یہ تمام ثبوت میاں عطا محمد صاحب کے لئے کافی نہ ہوں تو پھر طریق سہل یہ ہے کہ اس تمام رسالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد بذریعہ کسی چھپے ہوئے اشتہار کے مجھ کو اطلاع دیں کہ میری تسلی ان اُمور سے نہیں ہوئی اور میں ابھی تک افترا سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری نسبت کوئی نشان ظاہر ہو تو میں انشاء اللہ القدیر اُن کے بارہ میں توجہ کروں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی مخالف کے مقابل پر مجھے مغلوب نہیں کرے گا کیونکہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُسکے دین کی تجدید کیلئے اُس کے حکم سے آیا ہوں لیکن چاہیئے کہ وہ اپنے اشتہار میں مجھے عام اجازت دیں کہ جس طور سے میں ان کے حق میں الہام پاؤں اس کو شائع کراؤں اور مجھے تعجب ہے کہ جس حالت میں مسلمانوں کو کسی مجدد کے ظاہر ہونے کے وقت خوش ہونا چاہیئے یہ پیچ وتاب کیوں ہے اور کیوں ان کو بُرا لگا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی حجت پوری کرنے کیلئے ایک شخص کو مامور کر دیا ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ حال کے اکثر مسلمانوں کی ایمانی حالت نہایت ردّی ہو گئی ہے اور فلسفہ کی موجودہ زہر نے ان کے اعتقاد کی بیخ کنی کر دی ہے ان کی زبانوں پر بے شک اسلام ہے لیکن دل اسلام سے بہت دُور جا پڑے

## پیشگوئی کے چھ اجزاء

مرزے کے مطابق اس پیشگوئی کے چھ اجزاء ہیں جن میں سے دوسرا اجزو یہ ہے کہ محمدی کا شوہر اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

آخری جزو یہ ہے "اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔" (رخ ج 6، ص 376)

چھ اجزاء کا مطلب یہ ہے کہ یہ چھ اجزاء پورے ہونگے تو ہی پیشگوئی پوری ہو گی اور یاد رہے کہ یہاں کسی شرط کا بھی ذکر نہیں کہ فلاں شرط پوری ہو گئی یا فلاں کام ہو گیا تو فلاں جزو کینسل ہو جائے گا۔ ایسا کچھ نہیں لکھا ہوا۔

اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک بندہ بھیجا اور اُس کا نام مسیح موعود رکھا۔ یہ خدا کا فعل تھا جو عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا اور آسمان نے اس پر گواہی دی۔ اور بہت سے نشان ظہور میں آئے لیکن تب بھی اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ اس کا نام کافر اور دجال اور بے ایمان اور مکّار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن اور مال خور اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں کی خوشامد کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا اور بہتوں نے یہ عذر پیش کیا کہ جو الہامات اس شخص کو ہوتے ہیں وہ سب شیطانی ہیں یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ

---

بقیہ حاشیہ: کے داماد کی نسبت اور چار میں سے تین مر گئے اور ایک باقی ہے جس کی نسبت شرطی پیشگوئی ہے جیسا کہ آتھم کی شرطی تھی۔ اب بار بار شور مچاتا کہ یہ چوتھی بھی کیوں جلدی پوری نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے تمام پیشگوئیوں کی تکذیب کرنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں؟ اے متعصب لوگو! اس قدر جھوٹ بولنا تمہیں کس نے سکھایا؟ ایک مجلس مثلاً بٹالہ میں مقرر کرو اور پھر شیطانی جذبات سے دور ہو کر میری تقریر سنو۔ پھر اگر ثابت ہو کہ میری سَو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں اور اگر یوں بھی خدا سے لڑتا ہے تو صبر کرو اور اپنا انجام دیکھو۔ منہ

اگر ثابت ہو کہ میری سو (100) پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔

(رخ، ج 17، ص 461)

اور شہروں اور دیہات میں توہین اسلام کرنے لگا تب وہ میعاد کے اندر ہی اپنی اس بداعمالی کی وجہ سے پکڑا گیا اور وہ زبان اُس کی جو گالی اور بدزبانی میں چھری کی طرح چلتی تھی اسی چھری نے اس کا کام تمام کر دیا۔

(۴۱) رہا احمد بیگ کا داماد پس ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ یہ پیشگوئی دو شخصوں کی نسبت تھی۔ ایک احمد بیگ کی نسبت اور دوسری اُس کے داماد کی نسبت۔ سو ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر ہی پورا ہو گیا یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور اس طرح پر ایک ٹانگ پیشگوئی کی پوری ہو گئی۔ اب دوسری ٹانگ جو باقی ہے اس کی نسبت جو اعتراض ہے افسوس کہ وہ دیانت کے ساتھ پیش نہیں کیا جاتا اور آج تک کسی معترض کے منہ سے میں نے یہ نہیں سنا کہ وہ اس طرح پر اعتراض کرے کہ اگرچہ اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے اور ہم بصدق دل اعتراف کرتے ہیں کہ وہ پورا ہوا مگر دوسرا حصہ اب تک پورا نہیں ہوا بلکہ یہودیوں کی طرح پورا ہونے والا حصہ بالکل مخفی رکھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ کیا ایسا شیوہ ایمان اور حیا اور راستبازی کے مطابق ہے؟ اب قطع نظر ان کی خائنانہ طرز گفتگو کے جواب یہ ہے کہ یہ پیشگوئی بھی آتھم کی پیشگوئی کی طرح مشروط بشرط ہے یعنی یہ لکھا گیا تھا کہ اس شرط سے وہ میعاد کے اندر پوری ہوگی کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص خوف اور خشیت ظاہر نہ کرے سو احمد بیگ کو یہ خوفناک علامت پیش نہ آئی اور وہ پیشگوئی کو خلاف واقعہ سمجھتا رہا مگر احمد بیگ کے داماد اور اس کے عزیزوں کو یہ خوفناک حالت پیش آگئی کیونکہ احمد بیگ کی موت نے ان کے دلوں پر ایک لرزہ ڈال دیا جیسا کہ انسانی فطرت میں داخل ہے کہ سخت انسان نمونہ دیکھنے کے بعد ضرور ہراساں ہو جاتا ہے سو ضرور تھا کہ اس کو بھی مہلت دی جاتی۔ سو یہ تمام اعتراضات جہالت اور ناپاکی اور تعصب کی وجہ سے ہیں نہ دیانت اور حق طلبی کی وجہ سے جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ کیا اگر ایک یا دو پیشگوئیاں اُس کی کسی جاہل اور بدفہم اور غبی کو سمجھ میں نہ آویں تو اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ تمام پیشگوئیاں صحیح نہیں۔ میں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ [illegible] مسلمان۔ میری پیشگوئیوں کے

## مرزا قادیانی کی ایک تاویل اور اُسکا جواب

مرزائی مرزا کی اس تحریر سے یہ تاویل کرتے ہیں کہ محمدی سے شادی پیشگوئی کا حصہ نہیں

لیکن مرزا قادیانی نے خود ہی اپنی اس دلیل کو توڑ دیا۔

اگلے پیج پہ مرزا قادیانی کی تحریر ملاحظہ کیجئے جو اس تاویل کا جواب ہے۔

# بھنگی موعود مرزا قادیانی کے اپنے سگے بیٹے

# سلطان احمد پہ جھوٹے الزامات

محمدی بیگم سے شادی اور مرزے کی شیطانیت کی مخالفت کرنے پہ مرزا قادیانی نے اپنے سگے بیٹے سلطان احمد اور اسکی ماں کو قطع تعلقی کی دھمکیاں دیں اور سلطان احمد پہ رسول ﷺ کے دین کی مخالفت، دینِ اسلام کی ہتک اور خدا سے تعلق توڑنے کے جھوٹے الزامات لگائے۔

(مجموعہِ اشتہارات 1، ص 220)



جتلا دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ اور یہی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم
سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار الہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت
فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ
اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہیں رہیگا
مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی
طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انہوں نے
دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک
میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔
سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا **اوّل** یہ کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا
حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے
ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہو گی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے
مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا۔ اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور
اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کریگا۔
اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا۔
کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ **دوم** سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ
ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس
مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و
جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا
کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔
سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا

(٥٧)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

[illegible]

# اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین

علیٰ ملت ابراہیم حنیفا

چوں بدنداں تو کرمے او فتد ؛ آں نہ دندانی بکن اے اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم و الہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اسی اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے

خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اِس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اسکو میری طرف لے آوے۔

(مجموعہ اشتہارات 1، ص 219)

ıttps://www.alislam.org/l

9

ZOOM: WIDTH



ہو کہ رسول اللہ صلعم کی زیارت ہوئی اور آپ نے اپنی زیارت کی علامت فلاں فلاں پیشگوئی اور قبولیت
دعا اور انکشاف حقائق و معارف کو بیان فرمایا پھر بعد اسکے رسول نمائی کی دعوت کریں اور یہ عاجز حق کی
تائید کی غرض سے اس بات کیلئے بھی حاضر ہے کہ میر صاحب رسول نمائی کا اعجوبہ بھی دکھلا دیں قادیان
میں آجائیں مسجد موجود ہے ان کے آنے جانے اور خوراک کا تمام خرچ اس عاجز کے ذمہ ہوگا اور یہ
عاجز تمام ناظرین پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ صرف لاف وگزاف ہے اور کچھ نہیں دکھلا سکتے۔ اگر آئیں گے تو
اپنی پردہ دری کرائیں گے۔ عقلمند سوچ سکتے ہیں کہ جس شخص نے بیعت کی مریدوں کے حلقہ میں
داخل ہوا اور مدت دس سال سے اس عاجز کو خلیفۃ اللہ اور امام اور مجدد کہتا رہا اور اپنی خوابیں بتلاتا رہا کیا
وہ اس دعویٰ میں صادق ہے میر صاحب کی حالت نہایت قابل افسوس ہے خدا ان پر رحم کرے۔
پیشگوئیوں کے منتظر رہیں جو ظاہر ہوں گی۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۵۵ کو دیکھیں ازالہ اوہام کے
صفحہ ۱۳۵۔ اور ۳۹۶ کو بغور مطالعہ کریں۔ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی کا انتظار کریں۔ جس
کے ساتھ یہ بھی الہام ہے ویستلونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق وما انتم
بمعجزین۔ زوجناکھا لا مبدل لکلماتی۔ وان یروا ایۃ یعرضوا و یقولوا سحر
مستمر۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے
اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے
میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ
یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔

[illegible]

والسلام علی من فھم اسرارنا واتبع الھدیٰ

الناصح المشفق خاکسار غلام احمد قادیانی۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

مرزے کے خدا نے محمدی
سے اسکا عقد نکاح باندھ دیا۔
افسوس! پھر بھی مرزائیوں
کی ام المومنین مرزا سلطان
احمد کے بچے پیدا کرتی رہی۔

"کہ ہاں مجھے اپنے رب کی
قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم
اس بات کو وقوع میں آنے
سے روک نہیں سکتے۔
ہم نے خود اس سے تیرا عقد
نکاح باندھ دیا ہے۔ میری
باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔"

(رخ ج4 ص350)

اسے اس لئے دیتا ہوں کہ کہیں وہ منہ کے بل آگ میں نہ جا پڑے۔ یعنی تالیفِ قلب کے طور پر دیتا ہوں کہ کہیں اسے ابتلا نہ آجاوے۔ قاضی صاحب نے بیان کیا کہ جس کے ایمان کی حالت مطمئن ہو اسے اس ظاہری عزت اور خاطر مدارات کی ضرورت نہیں ہوتی اس کے ساتھ اور طریق پر معاملہ ہوتا ہے۔

﴿41﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار ہوں گا اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو میں تم کو خرچ دیئے جاؤں گا۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی بس مجھے خرچ ملتا رہے میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا حتٰی کہ محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ ان کے ساتھ رہی تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اس اشتہار کے مطابق تھا جو آپ نے ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو شائع کیا اور جس کی سرخی تھی **''اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین''** اس میں آپ نے بیان فرمایا تھا کہ اگر مرزا سلطان احمد اور ان کی والدہ اس امر میں مخالفانہ کوشش سے الگ نہ ہو گئے تو پھر آپ کی طرف سے مرزا سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوں گے اور ان کی والدہ کو آپ کی طرف سے طلاق ہوگی۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ فضل احمد نے اس وقت اپنے آپ کو عاق ہونے سے بچا لیا۔ نیز والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد ایک دفعہ

## مسز سلطان بیگ کے غم عشق میں نڈھال عاشق نامراد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ بیٹے عاق اور محروم الارث۔۔ رشتے داروں سے قطع تعلقی

مرزے کی بے حیائی اور شیطانیت کی مخالفت اُسکے اپنے بیوی بچوں نے کی۔

محمدی بیگم سے شادی کی مخالفت کرنے پہ مرزے نے پھجے دی ماں (مرزے کی پہلی بیوی حرمت بی بی) اور اپنے بیٹوں سلطان احمد اور فضل احمد کو خوب ڈرایا دھمکایا۔ جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکیاں دیں اور "پھجے دی ماں" کو طلاق دے دی۔

(سیرت المہدی ج1، ص30)

# جھوٹا کون؟ باپ یا بیٹا؟؟؟

یہاں مرزے کا بیٹا کہہ رہا ہے کہ یہ بات جھوٹ ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل غرض محمدی بیگم سے شادی کرنا تھی۔ (سیرت المہدی ج 1، ص 188)

جبکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے نفسِ پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیرِ مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ (مجموعہ اشتہارات 2، ص 43)

مرزے کے مطابق تو نفس پیشگوئی ہی محمدی سے شادی تھی اور بیٹا باپ ہی کو جھٹلا رہا ہے۔

مرزے کے بیٹے کے مطابق نکاح ہو جانے سے مرزے کی صداقت ظاہر ہونی تھی۔ (نکاح نہ ہونے کا مطلب پھر تو یہی ہوا کہ مرزا جھوٹا تھا۔ سچا ہوتا تو نکاح ہو جاتا اور صداقت ظاہر ہو جاتی۔) تمھارا کیا خیال ہے مرزائیو!؟



محفوظ کرنا نادانی ہے۔ زیر بحث تو وہ خاص انفرادی عذاب ہیں جو ان لوگوں کو پہنچتے ہیں جو رسول کے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں ایسے عذاب محض انکار پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ فساد فی الارض اور سرکشی اور تمرد سے آتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے جو اس رشتہ کی کوشش میں اپنے بعض رشتہ داروں کو خط لکھے اور ان کے لئے بڑی جدوجہد کی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اصل غرض محمدی بیگم کا نکاح تھی مگر یہ ایک سراسر باطل بات ہے۔ بلکہ پیشگوئی کے الفاظ سے یہ غرض ثابت نہیں ہوتی اور جب کہ حضرت صاحب کی تحریرات میں یہ بات صاف طور پر لکھی ہوئی موجود ہے کہ پیشگوئی کی غرض نکاح نہ تھی بلکہ قدرت نمائی تھی اور ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار حضرت صاحب نے اسے کھول کھول کر بیان کر دیا اور محمدی بیگم کے مرزا سلطان محمد کے ساتھ بیاہے جانے سے پہلے بھی اور بیاہے جانے کے بعد بھی اس غرض کا اظہار کیا۔ یعنی برابر اس وقت سے جب کہ ابھی محمدی بیگم بیاہی بھی نہ گئی تھی اور اس پیشگوئی کے متعلق اعتراض وغیرہ نہ تھا۔ حضرت صاحب ہمیشہ یہی بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ اس کی غرض محمدی بیگم کو نکاح میں لانا نہیں بلکہ قدرت الٰہی کا ایک نشان دکھانا ہے۔ تو نکاح کی کوشش کرنے اور اپنے بعض رشتہ داروں کو اس کوشش کے متعلق خطوط لکھنے سے یہ استنباط کس طرح ہو سکتا ہے کہ پیشگوئی کی غرض نکاح کرنا تھی۔ کیا ایسے رکیک استنباطوں سے نصوص صریح کا رد کرنا جائز ہے۔ رشتہ کی کوشش اور اس کیلئے رشتہ داروں کو تحریک تو فقط اس غرض سے تھی کہ اس وقت تک چونکہ محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے نکاح نہ ہوا تھا۔ اس لئے حضرت صاحب کی خواہش اور کوشش تھی کہ محمدی بیگم کا نکاح آپ کے ساتھ ہو جاوے تا آپ کے رشتہ دار خدا کی رحمت اور برکت سے حصہ پاویں اور خدا کا نشان پورا ہو اور آپ کی صداقت ظاہر ہو۔ اس سے پیشگوئی کی غرض کے متعلق کس طرح استدلال ہو سکتا ہے۔ اس جگہ اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد کے ساتھ نکاح نہیں ہوا تھا محمدی بیگم کا حضرت صاحب کے رشتہ میں آنا رشتہ داروں کیلئے ایک نشان رحمت تھا لیکن جب محمدی بیگم مرزا سلطان محمد کے عقد میں چلی گئی اور آپ کے رشتہ داروں نے تمرد سے کام لیا تو اب محمدی بیگم کا حضرت صاحب کی طرف لوٹنا مرزا سلطان محمد کے عذاب میں مبتلا ہونے کے

# پیشگوئی کے مطابق چھ دعوے



وقت تک مرجائے گا مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اوّل نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ اب

مرزے کے مطابق اس نے جو پیش گوئی کی اس میں چھ دعوے ہیں۔

جس میں چوتھا دعویٰ ہے "اسکے (محمدی کے) خاوند کا اڑھائی برس کے عرصے تک مرجانا۔"

اور آخری دعویٰ ہے "پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔"

پیشگوئی کے ان چھ دعووں کا مطلب یہی ہے کہ یہ چھ دعوے پورے ہونگے تو ہی پیشگوئی پوری ہوگی۔ اور ان چھ دعووں میں مرزے نے کہیں بھی کسی شرط کا ذکر نہیں کیا کہ فلاں بندہ توبہ کرے گا یا ڈر جائے گا تو پیشگوئی ٹل جائے گی یا کوئی دعویٰ کینسل ہو جائے گا۔

مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دخترِ کلاں انجام کار تمھارے نکاح میں آئے گی۔۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔

"خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمھاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔"

(رخ، ج3، ص305)





راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحبِ تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ **مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری** کی دخترِ کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر یک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان معہ اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقررہ شدہ کے اور معہ اس کے اُن تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اُس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طور پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر یک کو جو ان کے حال سے خبر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تا بار بار کسی متعلق پیشگوئی کی دل شکنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدائے تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں۔ اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی

# بلی کے خواب میں چھیچھڑے

محمدی بیگم کی شادی ہو جانے کے بعد بھی مرزے کا خدا (یلاش) اسے جھوٹی تسلیاں دیتا رہا اور مرزا محمدی بیگم سے شادی کی جھوٹی پیشگوئیاں گھڑ تا رہا۔

"ہم انھیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جانب سے مقدر ہو چکا ہے"

"ہم نے اسکو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔" (تذکرہ، ص 198)

# یلاش نے مرزے کو مبارکباد دی

**١٨٩٣ء**

"وَبَشَّرَنِي رَبِّي وَقَالَ إِنَّا مُهْلِكُوْا بَعْلِهَا كَمَا أَهْلَكْنَا أَبَاهَا وَرَادُّوْهَا إِلَيْكَ. اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ. وَمَا نُؤَخِّرُهٗ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ. قُلْ تَرَبَّصُوا الْأَجَلَ وَإِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ. وَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْحَقِّ أَهٰذَا الَّذِيْ كَذَّبْتُمْ بِهٖ أَمْ كُنْتُمْ عَمِيْنَ."

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶)

**١٨٩٣ء**

(ا) وَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّيْ أَخْرَجْتُ جَوَادِيْ لِبَعْضِ مُرَادِيْ وَمَا أَدْرِيْ أَيْنَ تَاقَنِيْ وَإِلٰى أَمْرٍ مَطْلَبِيْ. وَكُنْتُ أُحِسُّ فِيْ قَلْبِيْ أَنَّنِيْ لِأَمْرٍ مِّنَ الْمَشْغُوْفِيْنَ. فَامْتَطَيْتُ أَجْرَدِيْ بِاسْتِصْحَابِ بَعْضِ السِّلَاحِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ كَمُتَوَكِّلٍ أَهْلِ الصَّلَاحِ. وَسِرْتُ إِلَيْهِ كَالْمُتَبَاطِئِيْنَ. ثُمَّ وَجَدْتُنِيْ كَأَنِّيْ عَثَرْتُ عَلٰى خَيْلٍ قَصَدُوْا مُسْتَلْحِقِيْنَ دَارِيْ لِإِهْلَاكِيْ وَتَبَارِيْ وَكَأَنَّهُمْ يَجِيْئُوْنَ لِإِضْرَارِيْ مُتَخَرِّطِيْنَ. وَكُنْتُ وَحِيْدًا وَمَعَ ذٰلِكَ رَأَيْتُنِيْ أَنِّيْ لَا أَبْأَسُ مِنْ خَوْفٍ غَيْرِ عَدَدٍ وَجَدْتُهَا مِنَ اللّٰهِ كَعَوْذٍ. وَقَدْ أَبْغَتْ أَنْ أَلُوْذَ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ وَالْمُتَخَلِّفِيْنَ الْخَائِفِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مُجِدًّا إِلٰى جِهَةٍ مِّنَ الْجِهَاتِ.

(ترجمہ از مرتب) اور میرے ربّ نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا ہم اس کے خاوند کو (بھی) ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے ربّ کی طرف سے (یہ) سچ ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس وعدہ کی انتظار کرو اور میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا تو تب کہا جائے گا کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا یا تم اندھے تھے۔

یہاں مرزے کا خدا اسے ایک بار پھر جھوٹی تسلیاں دے رہا ہے کہ

1۔ وہ محمدی کے خاوند کو بھی ہلاک کرے گا۔

2۔ اور محمدی کو مرزے کی طرف لوٹائے گا۔

(تذکرہ، ص 181)

کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی نہیں رہا۔ اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے
میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر
بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو
اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ
کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی
شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث
ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی
فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی
دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا
اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام
تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائیں گے۔ اور کسی نیکی، بدی، رنج راحت
شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے
اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیرت
کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نہ بود خویش را دیانت و تقوے ۔ قطع رحم بہ از مودت قربے

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد لودیانہ

دوسری مئی ۱۸۹۱ء مطبع ریاض ہند

## عاشقِ نامُراد نے محمدی بیگم کے غمِ عشق میں اپنی بہو کو طلاق دِلوا دی۔

محمدی بیگم سے شادی کی مخالفت کرنے پہ مرزے نے اپنے رشتے داروں کو خوب ڈرایا دھمکایا۔ اپنے بیٹے سلطان احمد کو عاق کرنے اور اسکی والدہ حرمت بی بی کو طلاق دینے کی دھمکی دی۔ دوسرے بیٹے فضل احمد کو بھی دھمکی دی کہ اگر اس نے اپنی بیوی (جو کہ محمدی کے والد کی بھانجی بھی تھی) کو محمدی کے نکاح کی خبر ملتے ہی طلاق نہ دی تو وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا۔ (مجموعہِ اشتہارات 1، ص 221)

مرزائیو! یہ تمھارا کیسا نبی تھا جو بڑھاپے میں ایک کم عمر بچی کے عشق میں پاگل ہو کر اپنی بیوی کو طلاق دے بیٹھا۔ اپنی اولاد کو عاق کرنے کی دھمکیاں دیتا رہا۔ اپنی بہو تک کو طلاق دلوا کر اپنے بیٹے کا گھر برباد کروا دیا؟

پیدا ہوا۔ مرزا غلام حسین کی بیوہ مسماۃ امام بی بی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی بہن تھی۔ اس لئے مرزا احمد بیگ نے اپنی بہن امام بی بی اور مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین وغیرہ کے مشورہ سے یہ کوشش کی کہ غلام حسین مذکور کا ترکہ اپنے لڑکے یعنی محمدی بیگم کے بڑے بھائی محمد بیگ کے نام کروا لے مگر یہ بغیر رضامندی حضرت مسیح موعود نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ناچار مرزا احمد بیگ حضرت صاحب کی طرف رجوع ہوا اور بڑی عاجزی اور اصرار کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ آپ اس معاملہ میں اپنی اجازت دے دیں۔ قریب تھا کہ حضرت صاحب تیار ہو جاتے مگر پھر اس خیال سے کہ اس معاملہ میں استخارہ کر لینا ضروری ہے رُک گئے اور بعد استخارہ جواب دینے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کی بار بار کی درخواست پر حضرت صاحب نے اس بارہ استخارہ فرمایا تو جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ الہامات ہوئے جو محمدی بیگم والی پیشگوئی کا بنیادی پتھر ہیں گویا ان لوگوں کو نشان دکھانے کا وقت آ گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم کیلئے ان سے تحریک کر۔ اگر انہوں نے مان لیا تو ان کیلئے یہ ایک رحمت کا نشان ہوگا اور یہ خدا کی طرف سے بے شمار رحمت و برکت پائیں گے اور اگر انہوں نے انکار کیا تو پھر خدا ان کو عذاب کا نشان دکھائے گا اور ان پر مختلف قسم کی آفات اور مصیبتیں آئیں گی اور اس صورت میں والد اس لڑکی کا لڑکی کے کسی اور جگہ نکاح کئے جانے کی تاریخ سے تین سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا اور جس سے نکاح ہوگا وہ بھی اڑھائی سال میں مر جائے گا۔ (نیز دیکھو روایت نمبر ۱۳۱) یہ اصل پیشگوئی تھی جو اس وقت کی گئی اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل غرض محمدی بیگم کے والد اور ماموؤں کی بار بار کی درخواست پر ایک نشان دکھانا تھی نہ کہ کچھ اور۔ نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی اظہار قدرت الٰہی کے ماتحت تھی نہ کہ اظہار رحم الٰہی کے لئے۔ کیونکہ پیشگوئی میں صاف موجود تھا کہ اگر مان لوگے تو یوں ہوگا اور اگر انکار کروگے تو یوں ہوگا گویا خدا کو اپنا اقتدار دکھانا منظور تھا۔ منشاء الٰہی میں یہ تھا کہ یہ دکھائے کہ حضرت مسیح موعود اور جو بھی آپ کے ساتھ عقیدت مندانہ تعلق رکھے گا وہ خدا سے رحمت اور برکت پائے گا اور جو آپ کی عداوت میں کھڑا ہوگا وہ خدا کے عذاب کا مورد ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا اعلان ہو گیا اور دنیا دیکھ چکی ہے کہ اس خاندان نے خدائی منشاء

# محمدی بیگم سے شادی کے لیے شیطانی چال

مرزا احمد بیگ (محمدی کا والد) کو جائیداد کے کاغذات پہ مرزا قادیانی کے دستخط کی ضرورت تھی۔ مرزے کو اندازہ ہوا کہ یہ کام اسکے دستخط کے بغیر ممکن نہیں تو اُس نے محمدی بیگم کے والد کو بلیک میل کرنے کے لیے جھوٹی پیشگوئی گھڑی کہ خدا نے کہا ہے کہ احمد بیگ اپنی بیٹی محمدی کا نکاح تجھ سے (مرزا قادیانی سے) کرے اور اگر انکار کیا تو احمد بیگ 3 سال میں مر جائے گا اور جس سے محمدی بیگم کی شادی ہو گی وہ شخص بھی شادی کے روز سے اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ (سیرت المہدی ج1، ص179)

پیشگوئی کے وقت کہیں بھی مرزے نے یہ نہیں کہا تھا کہ توبہ کی صورت میں پیشگوئی ٹل جائے گی یا محمدی کے شوہر کی موت ٹل جائے گی۔ بلکہ کہا تھا کہ محمدی کا نکاح میں آنا تقدیرِ مبرم ہے۔

ittps://www.alislam.org/l

شائع کر دیا اور شائع بھی ایسا کیا کہ شاید ایک یا دو ہفتہ تک دس ہزار مرد و عورت تک ہماری درخواست نکاح اور ہمارے مضمون الہام سے بخوبی اطلاع یاب ہو گئے ہوں گے۔ اور پھر زبانی اشاعت پر اکتفا نہ کر کے اخباروں میں ہمارا خط چھپوایا اور بازاروں میں ان کے دکھلانے سے وہ خط جا بجا پڑھا گیا اور عورتوں اور بچوں تک اس خط کے مضمون کی منادی کی گئی۔ اب جب مرزا نظام الدین کی کوشش سے وہ خط ہمارا نور افشاں میں بھی چھپ گیا۔ اور عیسائیوں نے اپنے مادہ کے موافق بے جا افترا کرنا شروع کیا تو ہم پر فرض ہو گیا کہ اپنے قلم سے اصلیت کو ظاہر کریں۔ بد خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا اور نیز یہ پیشگوئی ایسی بھی نہیں کہ جو پہلے پہل اسی وقت میں ہم نے ظاہر کی ہے بلکہ مرزا امام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکھرام پشاوری اور صدہا دوسرے لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسی کے متعلق مجملاً ایک پیشگوئی کی تھی یعنی یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونے والا ہے۔ اب منصف آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کا ایک شعبہ تھی یا یوں کہو کہ یہ تفصیل اور وہ اجمال تھی اور اس میں تاریخ اور مدت ظاہر کی گئی اور اس میں تاریخ اور مدت کا کچھ ذکر نہ تھا اور اس میں شرائط کی تصریح کی گئی اور وہ ابھی اجمالی حالت میں تھی۔ سمجھدار آدمی کیلئے یہ کافی ہے کہ پہلی پیشگوئی اس زمانہ کی ہے کہ جب کہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی اور جب کہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنی اس زمانہ میں جب کہ اس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

(خاکسار **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپور و پنجاب) ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

مرزے کی یہ تحریر اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اس وقت سے محمدی بیگم سے شادی کرنا چاہتا تھا جب وہ نابالغ تھی اور اسکی عمر صرف آٹھ نو برس تھی۔

(رخ ج5، ص288)

اور شادی ہو جانے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اس نکاح اور حضور ﷺ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے نکاح میں مماثلت ثابت کرنے کی کوشش کرنی تھی۔

مکرّر یہ کہ اللہ جلّ شانہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے دعویٰ میں صادق ہوں نہ مفتری ہوں نہ دجّال نہ کذّاب۔ اس زمانہ میں کذّاب اور دجّال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تھوڑے نہیں تھے تا خدا تعالیٰ صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اس کی طرف سے مبعوث ہو ایک دجّال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں میں ان کا کیا علاج کروں۔ میں اس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کیلئے سخت اندوہگیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا۔ اے ہادی و رہنما ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی کیونکہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کی طرف بلاتا ہوں یہ سچ ہے کہ اگر میں اس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دی جاتی ہے۔ میں نے جو ایک پیشگوئی جس پر آپ نے میرے صادق اور کاذب ہونے کا حصر کر دیا آپ کی خدمت میں پیش کی ہے یہی میرے صدق اور کذب کی شناخت کیلئے ایک کافی شہادت ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کذّاب اور مفتری کی مدد کرے۔ لیکن ساتھ اس کے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور ہیں جن کو میں اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت کو بیوہ کر کے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا یا فلاں

خدا تعالیٰ اس عورت کو بیوہ کر کے میری طرف رد کرے گا۔

# احمد بیگ کے داماد کی موت کی پیشگوئی



سو اس کا جواب اسلام کی حقانیت کا ثبوت دینا ہے نہ یہ کہ لوگوں پر تلوار چلانا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے مُسلمانوں کی حالت کے ہم رنگ پاکران کے لئے حضرت مسیح کی مانند بغیر سیف و سنان کے مصلح بھیجا اور اُس مصلح کو دجالیت کے دُور کرنے کے لئے صرف آسمانی حربہ دیا اور جیسا کہ عیسیٰ عند منارة دمشق کے لفظوں سے چودہ سو کا عدد مفہوم ہوتا ہے وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آیا اور جیسا کہ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے عدد سے ۱۲۷۵ نکلتے ہیں اسی زمانہ میں وہ اصلاح خلق کے لئے طیار کیا گیا۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے بشارت دی کہ امواج فتن نصاریٰ کے وقت میں نفخ صور ہوگا ایسا ہی اُس کا ظہور ہوا اور کئی بندگان خدا نے الہام پا کر اُسکے ظہور سے پہلے اُسکے آنے کی خبر دی بلکہ بعض نے بتیس برس پہلے اُس کے ظہور سے اُسکا نام بتلایا اور یہ کہا کہ مسیح موعود وُہی ہے اور اصل عیسیٰ فوت ہو چکا ہے اور بہت سے صاحب مکاشفات نے چودھویں صدی کو مسیح موعود کے آنیکا زمانہ قرار دیا اور اپنے الہامات لکھ گئے۔ اَب اِس کے بعد ایسے اُمور میں جن میں ایمان بالغیب کی بھی کچھ گنجائش رکھ لینی چاہیئے اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ ؍ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اُس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو

{۳۱}

اگر اب بھی عیسائی باز نہ آویں تو بہتر ہے کہ ہم اور ان کے چند سرگروہ مباہلہ کے طور پر میدان میں آکر خدا کے انصاف سے فتویٰ لے لیں جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں۔ نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔ یہی وجہ ہے کہ پادری وایٹ بریخت شملہ جانے سے کچھ عرصہ پہلے چند اپنے عیسائیوں کے ساتھ قادیان میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آتھم نہیں مرا۔ میں نے کہا کہ اس نے اسلامی پیشگوئی سے ڈر کر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا اور خود اقرار کیا کہ میں ڈرتا رہا اور ان حملوں کا ثبوت نہ دے سکا جو ڈرنے کی وجہ ٹھہرائی۔ وایٹ نے کہا کہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ میں نے کہا کہ بیشک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔ اگر آتھم جھوٹا ہے یا میں تو خدا اس کا فیصلہ کردے گا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتھم پر وارد ہوگیا

---

کہ اب میں کذاب کہلا کر اپنی قوم کی طرف واپس نہیں جاؤں گا اور دوسری راہ لی۔ دیکھو تفسیر درمنثور تحت تفسیر آیت مُغَاضِبًا۔ اور دیکھو صفحہ ۱۱ اشتہار چہارم انعامی چار ہزار روپیہ۔

حاشیہ: ہم اس جگہ حضرت مولوی احمد حسن صاحب کو ہی منصف ٹھہراتے ہیں کہ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا یہ الہام جھوٹا نکلا اور نعوذ باللہ یونس کذاب تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا علم اکثر لوگوں سے جاتا رہا ہے۔ اور بظاہر اہل حدیث بھی کہلاتے ہیں مگر حدیثوں کے مغز سے ناواقف ہیں۔ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ انہی قصوں کے لحاظ سے اہل سنت کا یہ عام عقیدہ ہے کہ وعید کی میعاد کی تاخیر کسی سبب توبہ یا خوف کی وجہ سے جائز ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر اور ان احادیث کو پڑھ کر پھر اس پیشگوئی کی تکذیب کی جائے جو یونس کی پیشگوئی سے ہم شکل ہے اور ایسے امور میں اس عاجز کو کاذب ٹھہرایا جائے جن میں دوسرے انبیاء بھی شریک ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدائے تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کردے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بائبل کی بعض پیشگوئیوں میں دنوں کے سال بنائے گئے ہیں جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ ذرا شرم کرنی چاہئے کہ جس حالت میں خود احمد بیگ اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور وہ پیشگوئی کے اول نمبر پر تھا تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم میں شک نہ کیا جاوے کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی یہ دوسری جز ہے جس حالت میں خدا اور رسول

## نفسِ پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفسِ پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیرِ مبرم ہے۔ اسکا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آجائے گی۔"

"اصل مدعا تو نفسِ مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا دخل نہیں ہوتا۔"

(رخ، ج 11، ص 31)

سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ ☆ + اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔ کذّبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزءون فسیکفیکہم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ

☆ تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکاشفات کے رو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ منہ

+ والد اس عورت کا نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیشگوئی فوت ہو گیا (نکاح ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور گذر گیا۔ منہ

## محمدی بیگم کے خاندان پہ بے دینی اور گمراہی کے الزامات اور اُسی خاندان میں شادی کی خواہش؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف محمدی بیگم کے والد کو بلیک میل کیا کہ

"اسکے خدا نے کہا ہے کہ اس شخص (محمد بیگ) سے کہو کہ اپنی بیٹی تیرے (مرزا قادیانی کے) نکاح میں دے اسی شرط پہ کاغذات پہ دستخط ہونگے۔"

بلکہ نکاح سے انکار کی صورت میں محمدی بیگم کے والد اور شوہر کی موت کی دھمکی آمیز پیشگوئیاں بھی کیں تاکہ خوفزدہ ہو کر محمدی بیگم کا نکاح مرزے سے کر دیا جائے۔ اور محمدی بیگم کے خاندان کو بے دین اور گمراہ کہا۔

(رخ، ج5، ص286)

# محمدی بیگم کے خاندان پہ جھوٹے الزامات

مرزا قادیانی کا محمدی بیگم کے رشتہ داروں پر افترا کہ انہوں نے توہین رسالت ﷺ کی حالانکہ پہلے لکھ چکا ہے کہ احمد بیگ اُس کے پاس ایک زمین کیلئے آیا تھا۔ سوال یہ بھی ہے کہ پھر مرزے نے سلطان احمد کی شادی کیوں کی ان گستاخان کے گھر میں اور پھر نکاح کا پیغام کیوں بھیجا گستاخوں کے پاس؟ اور پھر مرزا قادیانی کو دستخط سے انکار کرنا چاہیے تھا مگر کیوں نہ کیا؟

(انوار العلوم ج6، ص57،58)

### محمدی بیگم والی پیشگوئی

ایک اعتراض محمدی بیگم کے متعلق ہے لیکن یہ خدا کی حکمت ہے کہ اس نے آج اس مکان کو جس میں تقریر ہو رہی ہے اس پیشگوئی کے حل کرنے کے لئے چنا ہے۔ کیونکہ اس مکان کا اس پیشگوئی سے خاص تعلق ہے اور کیا یہ ایک عظیم الشان نشان نہیں کہ اس مکان میں جس کے ساکنوں کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی اس پیشگوئی پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔

اس پیشگوئی میں انذار تھا اور وحی کے صاف الفاظ یہ ہیں۔ تُوبِي تُوبِي فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلَى عَقِبِكِ۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ عذاب تیرے پیچھے ہے۔ احمد بیگ حضرت مسیح موعود کا دور کا رشتہ دار تھا اور حضرت اقدس کے تمام خاندان میں مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے۔ ہمارے خاندان میں پہلے پنڈت پروہت بھی اسی طرح ہوتے تھے جس طرح مولوی اور ہمارے خاندان کی ریاست ان پروہتوں کی بیوفائی ہی سے گئی تھی۔ حضرت صاحب کے دادا جب بچے تھے اس وقت کوئی سکھ ملنے کو آیا اور اس نے کہا۔ واہگورو جی کا خالصہ۔ واہگورو جی کی فتح۔ اسی طرح انہوں نے بھی یہی لفظ دہرا دیئے ان کے والد اندر چلے گئے اور کہا۔ اب یہ ریاست سلامت نہیں رہے گی۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں اسلام کی جگہ مشرکانہ خیالات اور ہندوانہ رسومات آگئی تھیں اور اس وقت سے برابر یہ خاندان کے اکثر لوگوں میں چلا آ رہا تھا۔

ان حالات کو دیکھ کر حضرت اقدس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے آپ کوشش کریں۔ تا شاید اس قسم کے رشتہ کے سبب سے ان لوگوں کی اصلاح میں زیادہ مدد ملے۔ اور ان لوگوں کی اصلاح کی کوئی صورت ہو جائے۔ جب تحریک کی گئی تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ رشتہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تو آپ کی رشتہ میں بہن لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شادی آپ کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی یہ جائز ہے۔ ایک عورت نے کہا کہ



انہوں نے بھی اپنی بہن ہی سے نکاح کیا (نعوذ باللہ من ذالک) چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اس امر میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ فرمائی۔ اور الہام ہوا کہ اس گستاخی کی سزا میں اب ان کے لئے یہ بات مقرر کی جاتی ہے کہ یہ اس لڑکی کا رشتہ آپ سے کریں اور اگر نہ کریں گے تو پھر اس طرح ان کا عذاب نازل ہو گا اور اسی وقت یہ الہام بھی ہوا۔ تُوبِي تُوبِي فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلَى عَقِبِكِ۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ بلا تیرے پیچھے آ رہی ہے۔

157

1 مجموعہ اشتہارات.pdf

علیہ السلام اور اہل بیت ... کے اس کے لئے ... رہے ہیں۔ تبھی تو تعصب چھوڑ کر اس کی ... کے
... عجیب ... شہرت ... یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخبار ان کو اس قصہ سے بھر دیا
آخری ہیں ... دانش۔ معلوم ہوتا ہے ... ۔ معلوم ہوں تو ایسے ہی ...
یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعوی الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف
پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے
کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم
کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اس کی یہ
ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی غلام حسین
عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں
پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی اب حال کے
بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی
ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے
محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا چونکہ
وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار
ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ
دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت
ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہئے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ
کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت
آ پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے
لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا

# مرزا قادیانی کی اوچھی حرکات

محمدی بیگم کے والد کو ایک جائیداد کی قانونی طور پہ منتقلی کے لیے جائیداد کے
کاغذات پہ مرزا قادیانی کے دستخط چاہیے تھے جب اس نے مرزا قادیانی سے
دستخط کرنے کا کہا تو شاطر مرزا قادیانی سمجھ گیا کہ اسکے دستخط کے بغیر یہ
جائداد کے کاغذات کسی کام کے نہیں سو اس نے استخارہ کرنے کا بہانہ بنایا۔
پھر مرزے کے شیطانی ذہن نے ایک اور شیطانی چال چلی اور اس نے محمدی
بیگم کے والد کو بلیک میل کرنا شروع کیا کہ " اسکے خدا نے کہا ہے کہ اس
شخص (محمدی کا والد) سے کہو کہ اپنی بیٹی تیرے (مرزا قادیانی کے) نکاح
میں دے اسی شرط پہ کاغذات پہ دستخط ہونگے۔"

(مجموعۂ اشتہارات 1 ص 157)

# محمدی بیگم کے خاندان پہ جھوٹے الزامات

مرزا قادیانی کا محمدی بیگم کے رشتہ داروں پر افترا
کہ انہوں نے توہین رسالت ﷺ کی حالانکہ
پہلے لکھ چکا ہے کہ احمد بیگ اُس کے پاس ایک
زمین کیلئے آیا تھا۔ سوال یہ بھی ہے کہ پھر
مرزے نے سلطان احمد کی شادی کیوں کی ان
گستاخان کے گھر میں اور پھر نکاح کا پیغام کیوں
بھیجا گستاخوں کے پاس؟ اور پھر مرزا قادیانی کو
دستخط سے انکار کرنا چاہیے تھا مگر کیوں نہ کیا؟

(انوار العلوم ج6، ص 58،57)

**محمدی بیگم والی پیشگوئی**

ایک اعتراض محمدی بیگم کے متعلق ہے لیکن یہ خدا کی حکمت ہے کہ اس نے آج اس مکان کو جس میں تقریر ہو رہی ہے اس پیشگوئی کے حل کرنے کے لئے چنا ہے۔ کیونکہ اس مکان کا اس پیشگوئی سے خاص تعلق ہے اور کیا یہ ایک عظیم الشان نشان نہیں کہ اس مکان میں جن کے ساکنوں کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی اس پیشگوئی پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔

اس پیشگوئی میں انذار تھا اور وحی کے صاف الفاظ یہ ہیں۔ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ عذاب تیرے پیچھے ہے۔ احمد بیگ حضرت مسیح موعود کا دور کا رشتہ دار تھا اور حضرت اقدس کے تمام خاندان میں مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے۔ ہمارے خاندان میں پہلے پنڈت پروہت بھی اسی طرح ہوتے تھے جس طرح مولوی اور ہمارے خاندان کی ریاست ان پروہتوں کی بے وفائی ہی سے گئی تھی۔ حضرت صاحب کے دادا جب بچے تھے اس وقت کوئی سکھ ملنے کو آیا اور اس نے کہا۔ واہگورو جی کا خالصہ۔ واہگورو جی کی فتح۔ اسی طرح انہوں نے بھی یہی الفاظ دہرا دیئے ان کے والد اندر چلے گئے اور کہا۔ اب یہ ریاست سلامت نہیں رہے گی۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں اسلام کی جگہ مشرکانہ خیالات اور ہندوانہ رسومات آگئی تھیں اور اس وقت سے برابر یہ مرض خاندان کے اکثر لوگوں میں چلا آ رہا تھا۔

ان حالات کو دیکھ کر حضرت اقدس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے آپ کوشش کریں۔ تا شاید اس قسم کے رشتہ کے سبب سے ان لوگوں کی اصلاح میں زیادہ مدد ملے۔ اور ان لوگوں کی اصلاح کی کوئی صورت ہو جائے۔ جب تحریک کی گئی تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ رشتہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تو آپ کی رشتہ میں بہن لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شادی آپ کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی یہ جائز ہے۔ ایک عورت نے کہا کہ



انہوں نے بھی اپنی بہن ہی سے نکاح کیا (نعوذ باللہ من ذلک) چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اس امر میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ فرمائی۔ اور الہام ہوا کہ اس گستاخی کی سزا میں اب ان کے لئے یہ بات مقرر کی جاتی ہے کہ یہ اس لڑکی کا رشتہ آپ سے کریں اور اگر نہ کریں گے تو پھر اس طرح ان کا عذاب نازل ہوگا اور اسی وقت یہ الہام بھی ہوا۔ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ بلا تیرے پیچھے آ رہی ہے۔

سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ ☆ + اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔ كذبوا باٰياتنا وكانوا بها يستهزءون فسيكفيكهم الله ويردها اليك لا تبديل لكلمات الله

☆ تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکاشفات کے رو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ منہ

+ والد اس عورت کا نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیشگوئی فوت ہو گیا۔ نکاح ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیارپور گذر گیا۔ منہ

## محمدی بیگم کے خاندان پہ بے دینی اور گمراہی کے الزامات اور اُسی خاندان میں شادی کی خواہش؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف محمدی بیگم کے والد کو بلیک میل کیا کہ

"اسکے خدا نے کہا ہے کہ اس شخص (محمد بیگ) سے کہو کہ اپنی بیٹی تیرے (مرزا قادیانی کے) نکاح میں دے اسی شرط پہ کاغذات پہ دستخط ہونگے۔"

بلکہ نکاح سے انکار کی صورت میں محمدی بیگم کے والد اور شوہر کی موت کی دھمکی آمیز پیشگوئیاں بھی کیں تاکہ خوفزدہ ہو کر محمدی بیگم کا نکاح مرزے سے کر دیا جائے۔ اور محمدی بیگم کے خاندان کو بے دین اور گمراہ کہا۔

(رخ، ج5، ص286)

# مرزے کے خدا (یلاش) کی یقین دہانی کے باوجود پیش گوئی پوری نہ ہو سکی۔ کیوں؟

اسکے بعد مرزا قادیانی سخت بیمار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اپنی پیشگوئی پہ شک ہوتا ہے کہ وہ معنے سمجھ نہیں سکا لیکن اسی حالت میں مرزے کا خدا ایلاش اسے بتاتا ہے کہ "یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ تو کیوں شک کرتا ہے؟"

یعنی مرزے کے شک کے باوجود اسکا خدا اسے یقین دلاتا ہے کہ پیشگوئی کے معنے وہی ہیں جو تو سمجھا اور یہ بات سچ ہے۔

(رخ، ج3، ص306)

اسکے باوجود پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ آخر کیوں؟





(جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنے ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا **الحق من ربک فلا تکونن من الممترین** یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آ جاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدائے تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نومید کر دیا تُو نومید مت ہو۔

(۵) سوال:۔ ابن مریم کے اُترنے کا ذکر جو احادیث میں موجود ہے کسی نے سلف اور خلف میں سے اس کی یہ تاویل نہیں کی کہ ابن مریم کے لفظ سے جو ظاہر طور پر حضرت عیسیٰ مسیح سمجھا جاتا ہے درحقیقت یہ مراد نہیں ہے بلکہ کوئی اس کا مثیل مراد ہے۔ ماسوا اس کے اس بات پر اجماع ہے کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کیا جائے اور بغیر قرائن قویہ کے باطن کی طرف نہیں پھیرنا چاہیئے۔

اما الجواب۔ پس واضح ہو کہ سلف اور خلف کے لئے یہ ایک ایمانی امر تھا جو پیشگوئی کو اجمالی طور پر مان لیا جائے انہوں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم اس پیشگوئی کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور درحقیقت ابن مریم سے ابن مریم ہی مراد ہے۔ اگر اُن کی طرف سے ایسا دعویٰ ہوتا تو وہ دجال کے فوت ہو جانے کے قائل نہ ہوتے اور نہ قرآن شریف کے

مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دخترِ کلاں انجام کار تمھارے نکاح میں آئے گی۔۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔

"خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمھاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔"

(رخ، ج3، ص305)

ttps://www.alislam.org/l

47

ZOOM: WIDTH



راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ **مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری** کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر یک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان معہ اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقرر شدہ کے اور معہ اس کے اُن تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اُس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طور پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر یک کو جو اُن کے حال سے خبر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تا بار بار کسی متعلق پیشگوئی کی دل شکنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدائے تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں۔ اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی

﴿۳۹۸﴾ اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی

---



(جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ ؍اپریل 1891ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اُس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اَور معنے ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اُسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا **الحق من ربک فلا تکوننّ من الممترین** یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اُس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تُو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو ﴿۳۹۹﴾ خدائے تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نو امید کر دیا تُو نو امید مت ہو۔

ہو جائے۔ اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیم کے ساتھ اور اسحاق کے ساتھ اور اسمٰعیل کے ساتھ اور یعقوب کے ساتھ اور موسیٰ کے ساتھ اور داؤد کے ساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ یحمدک اللہ من عرشہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ یا عیسی الذی لا یضاع وقتہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ الیس اللّٰہ بکاف عبدہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ قل انی امرت و انا اول المؤمنین اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے ہر روز کہتا رہتا ہے انت معی و انا معک تو میری مدد کر اور میری حمایت کے لئے کھڑا ہو جا و انی مغلوب فانتصر۔

راقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

۲۷؍ اکتوبر ۱۸۹۴ء

(تعداد اشاعت ۴۰۰۰) ریاض ہند امرتسر

کو پہلے روحانی زوج یعنی مریم قرار دیا ہے پھر انکی دوسری حالت کو روحانی لڑکا یعنی ابن مریم
ظاہر فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے روحانی زوج اور روحانی لڑکے کی نسبت یہ اصول
ٹھہرا دیا۔ تو ضروری ہے۔ کہ کسی مومن اول کے روحانی زوج اور روحانی پسر کی نسبت بھی اسی
اصول کو ماننا پڑے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ایک پیغام صلح میں اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ
مامور اول اپنے وقت میں اللہ تعالےٰ کا زوج ہوتا ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ آپ کو اس امر
کے ماننے میں پھر کیا روک اوٹ ہے۔ کہ جیسے مامور اول اللہ تعالےٰ کا زوج ہوتا ہے ایسے
ہی اس مامور کا بھی ایک زوج ہوتا ہے۔ جیسے آدم اور حوا کے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا ہے کیونکہ
قرآن کریم کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ہر ایک چیز کا ہم نے زوج بنایا ہے۔ پہلے اللہ تعالےٰ نے
آدم کو اپنا زوج پیدا کیا۔ پھر آدم کا زوج پیدا کیا۔ تا یہ سلسلہ جسمانی سلسلے کی طرح
چلے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہر ایک مامور جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل
کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا زوج ہوتا ہے لیکن جو مامور دوسرے سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اُسے
اُس دوسرے مامور کا زوج روحانی بننا لازمی ہے۔ آدم کا زوج روحانی زوج ہے۔ جسمانی
زوج کے ذکر سے کیا فائدہ غرض جب حضرت مرزا صاحب کو اپنی دعاوی کے ساتھ لیا جاتا
ہے۔ اور ہر ایک مومن اول مامور من اللہ کو روحانی زوج اور روحانی اولاد کی بشارت ملنا
لازمی ہے۔ جیسے حضرت زکریا علیہ السّلام کو دعاؤں کے بعد یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی
تو مرزا صاحب کے الہامات میں سے کسی ایک الہام کا روحانی زوج کی بشارت ہونا لازمی
امر ہے۔ اور مریم اور ابن مریم کے اصول کے نیچے دونوں کا حالت کے لحاظ سے ایک
وجود سے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ پس جب کوئی الہام دوسرے موجود نہ تھے۔ اور مجھے یہ
والا الہام ظاہر نہیں ہوا ہے۔ تو یہ ایک صاف کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ اس الہام سے
روحانی زوج کے ملنے کی بشارت تھی۔ جسکی نسبت میرا دعا ہے۔ کہ وہ روحانی زوج
میں ہوں۔ میرا دعا میری فطرت اور میری خوابیدہ کی نوعیت اور میرے واقعات پر
جو خارق عادت کے طور پر حضرت مرزا صاحب کے وقت میں مجھ سے ظاہر ہوئے جنمیں
احادیث میں مسیح اور مہدی دو اشخاص کا ذکر ہے۔ اور مہدی اور عیسیٰ والی روایت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# اشتہار نمبر (۳۴ و)

مؤلفہ

قاضی یار محمد صاحب بی او ایل پلیڈر نورپور
ضلع کانگڑہ

جولائی ۱۹۲۱ء

باہتمام ... شیخ نور محمد پرنٹر کے چھپا
اور
قاضی یار محمد پبلشر نے نورپور ضلع کانگڑہ سے شائع کیا

سے نکل گیا۔ اب فرمایئے شیخ جی ابھی تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے ظاہر ہے کہ اگر وحی قطعی عذاب کی نہ ہوتی اور کوئی دوسرا پہلو ایمان لانے کا قوم کو بتلایا ہوتا تو وہ میدان میں ایسی دردناک صورت اپنی نہ بناتے بلکہ شرط کے ایفاء پر عذاب ٹل جانے کے وعدہ پر مطمئن ہوتے ایسا ہی اگر حضرت یونس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہوتا کہ ایمان لانے سے عذاب ٹل جائے گا تو وہ کیوں کہتے کہ اب میں اس قوم کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ میں ان کی نظر میں کذاب ٹھہر چکا جبکہ وہ سن چکے تھے کہ قوم نے توبہ کی اور ایمان لے آئی پس اگر یہ شرط بھی ان کی وحی میں داخل ہوتی تو ان کو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ پیشگوئی پوری ہوئی نہ یہ کہ وہ وطن چھوڑ کر ایک بھاری مصیبت میں اپنے تئیں ڈالتے قرآن کا لفظ لفظ اسی پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ سخت ابتلا میں پڑے اور حدیث نے کیفیت ابتلا کی یہ بتلائی پس اب بھی اگر کوئی شیخ وشاب منکر ہو تو یہ صریح اس کی گردن کشی ہے۔

اور ہم اس مضمون کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کر دے گا اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ [1] اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند

---

بقیہ حاشیہ: اپنے انجام کو نہیں سوچتا اور یاد رہے کہ اس معافی سے عیسائیوں کے کفارہ کی بھی بیخ کنی ہو گئی کیونکہ یونس کی قوم صرف اپنی توبہ اور استغفار سے بچ گئی اور یونس تو یہی چاہتا تھا کہ ان پر عذاب نازل ہو۔ منہ

**بریکنگ نیوز**

محمدی بیگم کو چھیڑتے مرزا کو بہت مار پڑی
اور مرزا کو اسکے ابابی گھر قادیان بھیج دیا گیا

## محمدی بیگم کے ماموں کو انعام کا لالچ

﴿179﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکہ میں آیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ شخص اس معاملہ

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 176)

محمدی بیگم سے شادی کروانے کے لیے مرزا قادیانی نے اسکے ماموں کو انعام کا لالچ بھی دیا۔ افسوس پھر بھی محمدی بیگم مسٹی موعود کے ہاتھ نا آئی۔ اور بالآخر مسٹی موعود، محمدی بیگم کے بچوں کا ماموں بن گیا۔
مرزا قادیانی کے مطابق یلاش نے اس کا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ کر دیا تھا اور اسے مبارکباد بھی دی (تذکرہ ص، 198،199) لیکن دنیا میں مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ اور مرزائیوں کی ماں مرزا سلطان کے بچے پیدا کرتی رہی اور مرزائی بے غیرت باپ کی پیشگوئیاں پوری ہونے کا انتظار کرتے رہے۔